غزل

جناب سعادت نظیر

فلک پر جو بکھرے ہوئے ہیں ستارے　　ہماری ہی آہوں کے ہیں کچھ شرارے
صدا دے رہے ہیں تمہیں تیز دھارے　　"کہاں تک چلو گے کنارے کنارے"
نگارِ سحر کے سبھی منتظر ہیں　　نگاہوں سے گرنے لگے چاند تارے
بہ بانگِ دہل وقت یہ کہہ رہا ہے　　اُسی کی ہے منزل جو ہمت نہ ہارے
گلستاں کی دیوار اک بار ڈھا دیں　　چلو، عام کر دیں گلوں کے نظارے
اگر یہ خبر ہو تو ہے پار بیڑا　　کہاں ہیں بھنور اور کہاں تیز دھارے؟
رخِ زندگی پھر نکھرنے لگا ہے　　مبارک ہوں تازہ سحر کے نظارے
جواں ہمّتی خود ہے منزل کی رہبر　　جو ہو پست ہمت تو ڈھونڈیں سہارے
سنورنے سے جس کا بگڑنا ہے بہتر　　وہ کیوں لے کر آئینہ گیسو سنوارے

نظیر اپنا ہم درد سمجھے تھے جن کو
وہی تھے حقیقت میں دشمن ہمارے